سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،5-مارچ2019

(یوم الثلاثہ،27-جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7:شمارہ 10

663

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 26-جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2- جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20-ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

664

3- محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

4- محترمہ نیلم حیات ملک اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

5- محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔

6- محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں ڈے کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

7- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

8- سیدہ زہرا نقوی: ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی واستحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

665

9- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ(ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس)میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

10- محترمہ مسرت جمشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد ونوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیو ڈی گریڈ ایبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔

11- محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کی وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جاسکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

12- جناب محمد صفدر شاکر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ فرح آغا: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔

2- جناب محمد صفدر شاکر: پاکستان کا مطلب کیا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔

666

3- جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور باآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

4- چودھری افتخار حسین چھچھر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔

5- محترمہ حنا پرویز بٹ: پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کیلئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔ نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔

667

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

منگل، 5-مارچ 2019

(یوم الثلاثہ، 27-جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ
بِٱلْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحَٰبِ ٱلْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾
وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ
إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى
جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ ٱلَّذِينَ
ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۗ وَمَن
يَكْفُرْ بِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿١٢١﴾

سورة البَقَرَة آیات 119 تا 121

(اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی (119) اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی اللہ) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار (120) جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں، اور جو اس کو نہیں مانتے، وہ خسارہ پانے والے ہیں (121)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَے رسولِ امیں خاتم المُرسلیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصِدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قُدرت نے ایسا سجایا تجھے، جُملہ اوصاف سے خُود بنایا تجھے
اَے ازل کے حُسیں اَے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکّہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّدُالاوّلیں سیّدُالا آخریں، تُجھ سا کوئی نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہماری ایم پی اے محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ دو دن پہلے وفات پا گئی تھیں۔ آج انہوں نے ایصالِ ثواب کے لئے 3½ بجے Tech Society کے کلب میں دُعا کا اہتمام کیا ہے۔ اُن کی درخواست ہے کہ تمام معزز ممبران وہاں پر دُعا کے لئے تشریف لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان کی والدہ ماجدہ کے لئے ایوان میں دُعا مغفرت ہو چکی ہے اور معزز ممبران نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری کے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ پچھلے دنوں وزیر قانون نے on the floor of the house کہا تھا کہ صحافتی اداروں میں جو downsizing ہو رہی ہے اس حوالے سے وہ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں گے اور وہ کمیٹی ان کے مسائل کے حل کے لئے اقدامات تجویز کرے گی۔ آج پھر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کسی منسٹر صاحب کو بھجوا کر صحافی حضرات کو واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر توانائی جناب محمد اختر! آپ جائیں اور صحافی حضرات کو پریس گیلری میں واپس لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! وقفہ سوالات کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔ آج پہلا سوال آپ ہی کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ نے مجھے صحافی بھائیوں کے ساتھ بات کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے تو چونکہ اس چیز کو سید حسن مرتضیٰ نے point out کیا تھا تو آپ مہربانی کر کے اُنہیں بھی میرے ساتھ بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بھی وزیر توانائی جناب محمد اختر کے ساتھ چلے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں وزیر توانائی جناب محمد اختر کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے ترمیمی بل پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کی ماہانہ تنخواہ اٹھارہ ہزار روپے ہے۔ حُسن اتفاق ہے کہ صوبائی حکومت پنجاب درجہ چہارم کے ملازم کو بھی اٹھارہ ہزار روپے تنخواہ دے رہی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کی باقی صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ موازنہ کریں تو سندھ اسمبلی اپنے ممبر کو بنیادی تنخواہ پچاس ہزار روپے دے رہی ہے، خیبر پختونخوا اسمبلی اپنے ممبر کو80 ہزار روپے بنیادی تنخواہ دے رہی ہے اور بلوچستان اسمبلی اپنے ممبر کو تین لاکھ روپیہ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک ترمیمی بل جمع کرایا ہے مجھے وہ بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اُس بل پر رائے شماری کی بھی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Sense of the House دیکھتے ہوئے تو میرے خیال میں اس پر بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ قواعد وضوابط کے مطابق اس بل کو move کرنے کے لئے کیبنٹ کی approval ضروری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ میں سمری already approval کے لئے move کر چکا ہوں اُس پر کیبنٹ کی approval آتے ہی اس بل کو اسمبلی میں پاس کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے گا اور sense of the House سب کے سامنے ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بل پاس ہو جائے گا۔

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا انتہائی قابل احترام، انتہائی قابل قدر، انتہائی تجربہ کار پارلیمنٹیرین اور انتہائی تجربہ کار وزیر قانون ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کا جو route ہے یہ کتنے دن کے اندر یہ فاصلہ طے کر کے ہاؤس میں آجائے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اس بل کی سمری وزیر اعلیٰ کو move کی ہے میں اُس کی کاپی table کر رہا ہوں آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون نے سمری کی کاپی جناب ڈپٹی سپیکر کو بھجوادی)

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بھی اور اس ہاؤس کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ اسی موجودہ اجلاس میں یہ بل اسمبلی میں آجائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ آج سب معزز ممبران کے چہروں پر بہت زیادہ خوشی نظر آرہی ہے اور منسٹر صاحبان سب سے زیادہ خوش ہو رہے ہیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب غضنفر عباس کا اتنا خوبصورت اور جرأت مندانہ بیان اسمبلی کے اندر سننے کو ملا تو تمام پارلیمنٹیرینز سے میری گزارش یہ ہے کہ بڑھی ہوئی پہلی تنخواہ معزز ممبر جناب غضنفر عباس کی نذر کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! اگر تمام پارلیمنٹیرینز نے بڑھی ہوئی اپنی پہلی تنخواہ مجھے دے دی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں یہاں سے resign دے کر اس پیسے سے اپنا کاروبار کر لوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! Please make sure کہ اس بل پر گورنمنٹ کی consent آجائے تو آپ اس کو خود follow up کریں تاکہ اس پر مزید آگے لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پاکستانی ہندوؤں کے بارے میں وزیر اطلاعات کے بیان کی پُر زور مذمت

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج بڑےheavy heartکے ساتھ آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور خاص طور پر انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا) اور انتہائی قابل احترام وزیر پراسیکیوشن (جناب ظہیر الدین) کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب سے انڈیا اور پاکستان کے درمیانundeclared warکاissueبنا ہے اُس پر پورے پاکستان کی عوام نے مذہب کو دیکھا ہے، فرقے کو دیکھا ہے، حکومت نے دیکھا ہے اور نہ ہی حزب اختلاف نے دیکھا ہے یعنی سب نےunanimouslyاپنی پاک افواج اور حتیٰ کہ حکومت کے ساتھ پوراstandلیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین چونکہ پڑھنے لکھنے والے آدمی ہیں اُنہیں پتا ہے کہ پاکستان کا پہلا وزیر قانون جوگندر ناتھ مانڈل ایک ہندو تھا اور قائد اعظم محمد علی جناحؒ بانئ پاکستان نے اُس ہندو کو وزیر قانون بنایا تھا لیکن وہ بہت جلد استعفیٰ دے کر چلے گئے۔

جناب سپیکر! رات کو وزیر اطلاعات حکومت پنجاب نے خانزادہ کے ساتھ جیو چینل پر اور سماء چینل پر کہا کہ ہندو قوم پیشاب پینے والی قوم ہے۔ آپ جناب محمد بشارت راجا سے پوچھیں کہ سندھ کے ہندو پچھلے چار دن سے پاکستان کے حق میں لگاتار نعرے مار رہے ہیں، پاکستان کے حق میں جلوس نکال رہے ہیں اور پاکستانی قوم کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر اطلاعات پنجاب نے آج ہندوؤں کے بارے میں یہ بات کی ہے وہ کل کو ہمارے بارے میں کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر! میں وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہندو ہماری پاکستانی اقلیت نہیں ہے، کیا پنجاب اور پاکستان میں ہندو نہیں بستے؟ وہ انڈیا پر لعنت بھیجیں، نریندر مودی پر لعنت بھیجیں، اُن کے ساتھ جو مرضی کریں لیکن سندھ میں ہندوؤں کے اندر بہت بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! رانا چندر سنگھ اور ان کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر دو ہندو جنرل الیکشن جیت کر اسمبلی میں گئے ہیں، دس ممبران قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں یعنی پاکستان میں اتنی بڑی ہندو کمیونٹی ہے تو میں اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ہاؤس کے اندر اس بات کا جواب دیں کہ ہندوؤں کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں اپنے بھائی کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں وہی جذبات ہمارے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تفصیلاً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے پاکستان کے پہلے وزیر قانون جو ہندو تھے اُن کا ذکر کیا لیکن پنجاب کی تقسیم میں کرسچیئن ممبر ایس پی سنگھا نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا تھا اور اُن کا ووٹ پاکستان کو ملنے سے پنجاب کا حصہ معرض وجود میں آنے میں دو اضلاع کا حصہ شامل ہوا تھا۔ تحصیل شکر گڑھ اِدھر آ گئی تھی اور تین تحصیلیں گرداسپور چلی گئی تھیں۔ پاکستان کے جھنڈے میں جو سفیدی ہے ہمیں اُس پر فخر ہے اور ہمارے قائدین نے بھی یہی کہا ہے کیونکہ پاکستانی جھنڈے میں سفید رنگ اقلیتوں کا ہے اور ہمیں اقلیتوں پر فخر ہے۔ ہمیں سکھوں کے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، ہمیں ہندوؤں کے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، ہمیں کرسچیئنز پاکستانی ہونے پر فخر ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی کا اظہار خیال جو کسی بھی طریقے سے ہوا ہو گا لیکن ہم کسی سے اس بات پر اتفاق نہیں کریں گے جو پاکستانی اقلیتوں کے خلاف ہو۔ ہم جیسے پاکستانی ہیں اسی طرح پاکستان میں بسنے والے اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بھی پاکستانی ہیں۔ جناح صاحب نے فرمایا تھا کہ:

> From now onwards hindu cease to be hindus and muslims Every body is a Pakistani in this country.

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جن کی بھی دل آزاری ہوئی ہے تو میں پاکستان تحریک انصاف کے ایک کارکن اور ورکر کی حیثیت سے ان سے معذرت کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! I think it is irrelevant statement اسے make sure کریں کہ next time اس طرح کی statement نہیں آنی چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! نہیں آنی چاہئے۔ میں نے ان کی بات سے اتفاق کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس بات کو یہیں پر رہنے دیا جائے۔ ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں، معذرت کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی ہے۔ آپ انہیں ایوان میں لائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اس statement دینے پر منسٹر کے بارے میں قرارداد دی ہے کہ اس کو نااہل قرار دیا جائے۔ آپ مہربانی کریں اور اس قرارداد کو out of turn لینے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے یہ واقعی غیر مناسب بیان تھا۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی لائن نہیں ہے بلکہ یہ ان کا ذاتی بیان ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو برابری کی سطح پر دیکھنا چاہتی ہے جس طرح آپ نے دیکھا بھی ہے کہ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے ہم نے کرتارپور کوریڈور کا آغاز کیا اور اس مرتبہ پہلی دفعہ کرسمس کو سرکاری سطح پر منایا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہندوؤں کا تہوار ہولی آ رہا ہے اس کو بھی ہم سرکاری سطح پر منانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے لئے پنجاب حکومت نے ان کی financial assistance کے لئے گرانٹ بھی جاری کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب جنہوں نے بیان دیا ہے یہ party direction نہیں ہے بلکہ ان کا ذاتی بیان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا ہی پہلا سوال ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ وہ معاملہ جس پر ابھی ہاؤس میں بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہاؤس میں تنخواہ والی بات پر اتفاق تھا اس پر بھی اتنا ہی اتفاق ہو گا۔

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ منسٹر پراسیکیوشن نے فرمایا کہ وہ کسی کی ذاتی رائے تھی جو ہمارے ہندو بھائیوں کے بارے میں انفارمیشن منسٹر صاحب نے فرمایا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

> When a person holds an office whether it's in federal cabinet or provincial cabinet, he is no longer representing himself.

جناب سپیکر! وہ حکومت کا ترجمان ہے۔ وہ ایک جماعت کا ترجمان نہیں ہے۔ اس طرح کے بیانات ہمارے وزراء کی طرف سے چاہے وہ جناب فیصل واوڈا ہوں یا جناب فیاض الحسن چوہان ہوں۔ یہ بیانات جب انٹرنیشنل لیول پر جاتے ہیں تو اس سے پاکستان کا image tarnish ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جناب محمد بشارت راجا جو ہمارے سینئر ہیں اور ہمارے لئے قابل احترام ہیں وہ ان وزراء کو بٹھا کر پارلیمانی گفتگو کرنا سکھائیں۔ ان الفاظ کا اثر پاکستان کے اوپر پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور آگے بھی ہو گا۔ آپ کا وقت دینے کا بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے اپوزیشن ممبران سے درخواست کی تھی تو وہ ایوان میں آ گئے ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو چند الفاظ کہنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اب کیا کہنا ہے۔ اب کچھ کہا جا رہا ہے اور نہ ہی بولا جا رہا ہے۔ ہم محب وطن ہیں۔ ہم کوئی بیگانے نہیں ہیں ادھر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے کے یہاں پر رہتے ہیں، اچھے بھلے زمیندار ہیں، اپنے گاؤں کے نمبر دار ہیں اور اچھے گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں چودھری ظہیر الدین کو معلوم ہے۔ اس دھرتی نے ساری عزت دی ہے۔ میں نے اب کیا کہنا ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ وزیر صاحب یہاں ایوان میں آ کر معذرت کریں اور اس کے بعد وہ resign کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں اس اہم موضوع پر صرف ایک منٹ لوں گا۔ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف وہ جماعت ہے جس نے جہاں پر بھی کوئی ایسی بات کی وہ کوئی منسٹر تھا یا عام کارکن تھا تو اس کو پوری جماعت نے بُرا کہا۔ آپ اس issue پر بھی دیکھ لیں کہ کل وزیر اعظم کے مشیر کی جانب سے اور ہر سطح پر اس چیز کو condemn کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ minorities بلکہ میں تو لفظ minority کو بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف ایک بات کروں گا کہ سید عثمان محمود نے مشورہ دیا ہے کہ تمام وزراء کی کلاس لیں تو ایسے نہ کریں۔ میرے خیال میں سب اس بات کو سمجھتے ہیں یہ ایک شخص کی بات ہے جس پر ابھی چودھری ظہیر الدین نے اور وزیر قانون نے بھی فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ذمہ دار ہیں۔ ہم جن کی بات کر رہے ہیں ان وزیر صاحب نے publically اس بات پر معافی مانگی ہے۔ میں بھی یہی درخواست کروں گا کہ آئندہ کوئی بھی اس طرح کا بیان دیتے ہوئے احتیاط کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر جناب فیاض الحسن چوہان اپنے الفاظ پر اسمبلی میں آ کر معذرت کر لیں تو اچھا message جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت اور انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: لیبر کورٹ کے لئے جج کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*715: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جج لیبر کورٹ، گوجرانوالہ ڈویژن کی پوسٹ خالی پڑی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں کیس pending پڑے ہیں اور مزدور اپنے حق کے لئے خوار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جج لیبر کورٹ، گوجرانوالہ ڈویژن تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست نہ ہے لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 18-دسمبر 2018 بطور پریذائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے نوٹیفکیشن بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے تاہم لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اس وقت 642 کیسز pending ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 18-دسمبر 2018 بطور پریذائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ جج لیبر کورٹ گوجرانوالہ ڈویژن کی پوسٹ خالی پڑی ہے تو اس کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ یہ درست نہ ہے جبکہ لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن 18-دسمبر 2018 بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ جج لیبر کورٹ رحیم یار خان کی پوسٹ خالی ہے۔ اس پر کب تک تعیناتی متوقع ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے لیبر کورٹ گوجرانوالہ کے حوالے سے سوال کیا تھا لیکن 18-دسمبر 2018 کو تعیناتی ہو چکی تھی جبکہ غالباً ان کا سوال جنوری 2019 میں آیا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے رحیم یار خان کے حوالے سے سوال کیا ہے تو بہت جلد وہاں بھی تعیناتی ہو جائے گی کیونکہ ہم ہائی کورٹ کو لکھتے ہیں اور وہاں سے نام ہمارے محکمہ کے پاس آتے ہیں اور پھر وزیر اعلیٰ کے پاس سمری جاتی ہے تو وہاں سے نام approve ہو کر آتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رحیم یار خان میں جج لیبر کورٹ تعینات ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ہمیں تفصیل سے آگاہ کیا۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں کیسزpending پڑے ہیں اور مزدور اپنے حق کے لئے خوار ہو رہے ہیں؟ تو اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے تاہم لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اس وقت 642 کیسزpending ہیں۔

جناب سپیکر! اسی کے ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ بھی آگاہ کرتا چلوں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں ایک ہزار سے زائد کیسزpending ہیں مگر معزز وزیر موصوف نے جس طرح فرمایا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی وہاں پرpostings ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ مہربانی کر کے ان postings کو یقینی بنائیں اورat the earliest بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! منسٹر صاحبon the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ وہ فوری طور پرpostings کر دیں گے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے cases حوالے سے بات کی ہے تو گوجرانوالہ میں 600 کیسز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کی بات کر رہے تھے کہ وہاں پر ایک ہزار سے زائد کیسز ہیں لیکن اس کے حوالے سے آپ نے کہہ دیا ہے کہ انشاءاللہ جلد از جلد حل ہو جائیں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 794 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری منصوبہ جات پر حادثات میں اموات پر کفالت سے متعلقہ تفصیلات

*794: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کے لواحقین کی کفالت کی ذمہ داری گورنمنٹ لیتی ہے خاص طور پر نابالغ بچوں کی بلوغیت تک تعلیم کی ذمہ داری؟

(ب) اگر جواب نہیں میں ہے تو کیا حکومت ایسی کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر دوران کام ہو اور وہ ملازمین محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں تو ادارہ ان کے لواحقین کو ماہانہ بنیاد پر پنشن اور میڈیکل کیئر کی سہولیات فراہم کرتا ہے جبکہ نابالغ بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ ہذا پر عائد نہ ہوتی ہے۔

(ب) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر دوران کام ہو ان کے نابالغ بچوں کی تعلیم کے لئے پالیسی بنانا محکمہ محنت کے دائرہ اختیار میں نہ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کے لواحقین کی کفالت کی ذمہ داری گورنمنٹ لیتی ہے یا نہیں، اگر گورنمنٹ ذمہ داری نہیں لیتی تو کیا اس حوالے سے گورنمنٹ کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مجھے جو جواب ملا ہے اسے پڑھ کر مجھے لگا ہے کہ اس پر ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر! یہ ایک انسانی المیہ ہے جب کوئی حادثہ ہو جاتا ہے، انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے لیکن ہم ان کے لواحقین جن میں اگر نابالغ بچے ہوں یا اس شخص کی بیوہ کے معاشی مسائل حل کر کے ان کی تکالیف میں کمی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا کیا محکمہ اس کی ذمہ داری لے گا اور حکومت اس پر کس طرح پالیسی بنائے گی؟ ہمارے ڈسٹرکٹ ڈی جی خان کا ایک نوجوان جو کہ اورنج لائن ٹرین سے گر گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی تھی اس حوالے سے یہ

specifically یہ سوال میں نے دیا تھا کیونکہ اس شخص کی بیوہ اور جوان بچے ابھی تک منتظر ہیں کہ ان کو حکومتی امداد ملے جو کہ ابھی تک ان کو نہیں ملی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم! اورنج لائن ٹرین میں پرائیویٹ کنٹریکٹر ہوں گے تو اس میں گورنمنٹ کا کیا عمل دخل ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): منسٹر صاحب! ہمارے ڈیپارٹمنٹ سوشل سکیورٹی اور EOBI میں جو لیبر رجسٹرڈ ہوتی ہے وہ لیبر اگر خدانخواستہ حادثے کا شکار ہو تو اس کو ہم ہر شکل میں معاوضہ دیتے ہیں چاہے وہ زخمی ہو یا معذور ہو تو معذور شخص کی مزید اقسام ہیں کہ 1 سے 20 فیصد، 20 سے 60 فیصد، 60 سے 100 فیصد تک معذور شخص ہو تو ہم اس کو میڈیکل کیئر اور بچوں کی تعلیم کے حوالے سے تمام تر سہولیات مہیا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم نے جو پرائیویٹ کنٹریکٹر کی بات کی ہے تو اس پر بھی ہم قانون سازی کر رہے ہیں کہ ان کو بھی ہم اس loop میں لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر یا بیت المال کو اگر حکومت پابند کر دے جو کہ اس طرح کے خاص کیس ہیں کہ ان کے بچوں کے لئے خاص طور پر تعلیم اور نابالغ بچوں کی کفالت کے لئے کوئی پالیسی بنائیں تو وزیر قانون اس حوالے سے جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم اس لیبر کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو کہ لیبر ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر حکومت بیت المال یا کسی بھی حوالے سے کارکنان کی امداد کرنا چاہے تو اس میں ہمارے لئے کوئی قباحت کی بات نہیں ہے لیکن ابھی کچھ دن پہلے ڈومیسٹک ورکرز کے حوالے سے یہاں پر ایک بل پاس ہوا ہے، گھریلو ملازمین بھی تو ورکرز ہی ہیں تو ان کو بھی ہم enroll کرنے جا رہے ہیں تو اس طریقے سے کوشش ہے کہ ہماری لیبر کے علاوہ بھی ایسے لوگ جو کسی بھی جگہ پر

کام کرتے ہیں اور وہ تعلیمی اخراجات پورے نہیں کر سکتے تو ان کے لئے legislation ہو رہی ہے تو انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ وہ تمام کے تمام لوگ compensate ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! لیبر کے حوالے سے میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج سے تین ماہ قبل میں نے منسٹر صاحب کو ایک گزارش کی تھی کہ ہمارے جنوبی پنجاب کی لیبر خصوصاً شیخوپورہ۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی پارلیمانی سیکرٹری ضمنی سوال کر سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: According to the rules پارلیمانی سیکرٹری سوال نہیں کر سکتا۔ جناب شہاب الدین خان! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس لئے آپ سوال نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک point raise کر رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! یہ وقفہ سوالات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہاں پر پالیسی کی بات ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! آپ point raise بھی نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ اس میں یہ چیز add کرنا چاہتا تھا کہ جنوبی پنجاب اور مظفر گڑھ میں جو لیبر کام کرتی ہے اور خصوصاً شیخوپورہ میں ملز مالکان لیبر کو معاوضہ نہیں دیتے تو اس حوالے سے ہماری گورنمنٹ کا کوئی mechanism موجود نہیں ہے لہٰذا ملز مالکان یا تو ملز بند کر کے لاہور شفٹ ہو جاتے ہیں یا بیرون ملک چلے

جاتے ہیں تو میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے کوئی mechanism بنایا جائے تاکہ لیبر کو ان کے معاوضہ جات مل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! شکریہ۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں سے متعلقہ تفصیلات

*795: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کوئی نظام موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں ہے تو کیا حکومت صوبہ میں آئندہ اس کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنا محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، سوال مذکورہ محکمہ لیبر و انسانی وسائل سے متعلق نہ ہے اس لئے آئندہ کی حکمت عملی کے حوالے سے بھی کوئی وضاحت کرنا محکمہ لیبر کے لئے ممکن نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کوئی نظام موجود ہے؟ مجھے اس کے جواب میں کہا گیا کہ یہ نظام محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ نظام اس محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کے سوال کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھی proposal بھی ہے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کیونکہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتا لیکن یہ میرے ساتھ بیٹھ کر ہمیں کوئی بہتر تجویز دیں تو ہم اس کو انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 915 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

***915: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان سے کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان ہسپتالوں و ڈسپنسریوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا ان ہسپتالوں میں میجر آپریشن اور کارڈیک ڈاکٹر و سرجن کی سہولت دستیاب ہے؟

(و) کیا حکومت ان میں مسنگ facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت درج ذیل دو ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال، سوساں روڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد
2. میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر (MNCH-108 A)، پیپلز کالونی، فیصل آباد

3. مذکورہ ضلع میں 46 سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سوشل سکیورٹی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے مستفید ہونے والے کارکنوں کی کل تعداد 27,78,421 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی ضلع فیصل آباد میں موجود ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال/ڈسپنسری	بجٹ برائے مالی سال 18-2017	اخراجات برائے مالی سال 19-2018
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال، سوسان روڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	49 کروڑ 50 لاکھ 97 ہزار	52 کروڑ 29 لاکھ 90 ہزار
2	میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر (MNCH) 108-A، پیپلز کالونی، فیصل آباد	16 کروڑ 92 لاکھ 24 ہزار	19 کروڑ 4 لاکھ 30 ہزار
3	فیصل آباد کی ڈسپنسریوں کے بجٹ کی تفصیل	24 کروڑ 81 لاکھ 40 ہزار	29 کروڑ 14 لاکھ 13 ہزار
	کل بجٹ	91 کروڑ 24 لاکھ 61 ہزار	1 ارب 48 لاکھ 33 ہزار

(د) ان سوشل سکیورٹی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیوں کی تعداد بالترتیب 314 اور 69 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال، فیصل آباد میں جنرل سرجری، آرتھوپیڈک، یورالوجی اور ای این ٹی کے میجر و مائینز آپریشن کئے جاتے ہیں جبکہ ہسپتال ہذا میں کارڈیک سرجن کی سہولت میسر نہ ہے۔ MNCH، فیصل آباد میں گائنی کے میجر آپریشن اور گائناکالوجسٹ اور میڈیکل سپیشلسٹ کی سہولت موجود ہے اور کارڈیک ڈاکٹر و جنرل سرجن کی سہولت موجود نہ ہے۔

(و) ادارہ ہذا تمام ہسپتالوں میں ضرورت کے مطابق اپنی سہولیات بہتر کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ 27 لاکھ سے زائد کارکنوں کا یہاں پر علاج ہو رہا ہے لیکن ضلع فیصل آباد میں جو دو ہسپتال ہیں وہاں پر کوئی بھی جنرل سرجن موجود نہیں ہے۔ اس کی تفصیل میں بھی یہ چیز mention کی گئی ہے

کہ یہاں پر کوئی جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود نہیں ہے تو کیا جو 27لاکھ مریض ہسپتال میں آتے ہیں، ان کو کوئی کارڈیک یا جنرل سرجن کی ضرورت نہیں ہوتی؟

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال repeat کر دیجئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ نے مجھے صحافی بھائیوں کے مطالبات سننے کے لئے بھیجا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مطالبات جائز ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی مرتبہ بھی ایوان میں کمیٹی بنانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ میں اور سید حسن مرتضیٰ ان کے پاس گئے ہیں اور ان کی باتیں سنی ہیں اور وزیر قانون نے یہ بھی بتایا ہے کہ کمیٹی بن چکی ہے اور میں آپ کے توسط سے صحافی بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کل انشاء اللہ صبح 10:00 بجے اس کمیٹی کی میٹنگ بھی ہو گی اور ان کے مطالبات کو پورا بھی کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! کمیٹی میں کون کون ممبران ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! حکومتی بنچوں کی طرف سے نام دے دیئے تھے اور ابھی میں نے سیکرٹری اسمبلی سے request کی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی دو نام شامل کر لیں۔ سید حسن مرتضیٰ کا نام اور جناب خلیل طاہر سندھو کا نام ڈال دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دونوں کا نام شامل کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل صبح ½10 بجے انشاء اللہ اس کمیٹی کی میٹنگ ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں صحافی بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری گزارشات کو سنا بھی ہے اور ایوان میں آ گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد شہر جس کے اندر بقول منسٹر صاحب کے 27 لاکھ سے زائد مریض دیکھے جاتے ہیں لیکن وہاں پر کوئی جنرل سرجن نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں بھی یہ تحریر لکھ کر دی ہے کہ وہاں پر واقعی کوئی جنرل اور کارڈیک سرجن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 27 لاکھ مریض آتے ہیں کیا اُن میں سے کسی کو بھی جنرل سرجری کی ضرورت پیش نہیں آتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اِن کا سوال بہت اچھا ہے۔ جب ہم پچھلی حکومت کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو کافی آوازیں سننے میں آتی ہیں۔ بنیادی طور پر جب بھی ہم کتابچہ ہاتھ میں پکڑتے ہیں تو یہ ہمیں آئینہ بھی دکھاتا ہے۔ یہ بہت تکلیف دہ چیز ہے کہ ہمارے سوشل سکیورٹی ہسپتالوں کے اندر سپیشلسٹ، سرجنز اور کافی زیادہ اسامیاں پچھلے کچھ سالوں سے خالی ہیں۔ جس سرجن کی فاضل ممبر بات کر رہے ہیں یہ 2017 سے خالی ہے اور میرے پاس موجود لسٹ کے اندر 2015 سے اب تک اسامیاں خالی ہیں۔ جب یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس آیا تو اس پر ہم نے کافی میٹنگز کی ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے پابندی لگائی ہوئی تھی تو ہم نے وزیر اعلیٰ سے request کی اور اب case to case سمریاں جا رہی ہیں اور ہم باقاعدہ permission لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جتنی ہماری اسامیاں پورے پنجاب کے ہسپتالوں کے اندر خالی پڑی ہیں وہاں بہت جلد ہمارے سرجنز آ کر بیٹھیں گے۔ ہم نے مریضوں کی 27 لاکھ figure دی ہے لیکن میں یہ بتا دوں کہ اگر کوئی مریض ہمارے ہسپتال میں آ کر رجسٹرڈ ہوتا ہے اور اُس کا علاج سوشل سکیورٹی ہسپتال میں نہیں ہوتا تو دوسرے کسی سرکاری ہسپتال میں وہ اپنا علاج کرواتا ہے جبکہ اُس کا بل ڈیپارٹمنٹ pay کرتا ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم بہت جلد ان خالی اسامیوں کو پُر کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میری یہ درخواست ہے کہ اگر پچھلے اجلاس کی proceeding نکال کر سنیں تو اس میں بھی یہ commitment دی گئی تھی کہ خالی اسامیوں کو انشاء اللہ جون تک مکمل کریں گے۔ اس کے بعد اگلا سیشن آیا پھر اگلا جون آیا اور اب یہ جون آ گیا ہے لیکن کچھ نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ فیصل آباد ایک انڈسٹریل شہر ہے اس لئے وہاں مزدوروں کے حادثات کی ratio بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ وہاں پر جنرل سرجن کی سیٹ پُر کرنا کوئی بہت بڑا معرکہ نہیں ہے جسے گورنمنٹ نو مہینوں میں نہیں مار سکی۔ منسٹر صاحب یہاں پر یہ سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں کہ پچھلے سالوں سے یہ سیٹیں خالی پڑی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر یہ پچھلے سالوں سے خالی پڑی ہیں تو ان سیٹوں پر ڈاکٹر کیوں تعینات نہیں کر رہے حالانکہ آپ کی گورنمنٹ کو نو ماہ ہو گئے ہیں۔ اب یہ طعنے ہمیں نہ سنائیں بلکہ commitment دیں کہ وہاں پر وہ جنرل سرجن تعینات کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک time limit دے دیں کہ یہ vacant seats fill ہو جائیں گی۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر غلط فہمی کا شکار ہیں کیونکہ اس حوالے سے کوئی commitment ہوئی ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی بات ہوئی ہے۔ پہلی دفعہ آج اس حوالے سے بات ہو رہی ہے تو commitment کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ کل ہی ہو جائے لیکن ہم اس کے procedure کو follow کر رہے ہیں لہٰذا کوشش ہے کہ ایک دو ماہ کے اندر یہ procedure adopt ہو جائے گا۔ فیصل آباد ہمارا انڈسٹریل سٹی ہے جس میں اکیس ڈسپنسریاں already کام کر رہی ہیں اور دو ہسپتال ہیں جس میں ایک state of the art ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پروسیجر شروع ہو چکا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پروسیجر شروع ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر تقریباً کتنے مہینے یا کتنے دن لگیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!اس پر میں commitment نہیں دے سکتا لیکن کوشش ہے کہ جلد سے جلد دو تین ماہ کے اندر اندر ہم یہ اسامیاں پوری کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو تین ماہ کے اندر اندر But sooner the better

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چانار چک نمبر 407 گ ب تاندلیانوالہ میں کوئی ڈاکٹر بھی تعینات نہیں ہے۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کی میڈیسن کس کے ذریعے جاتی ہے اور وہاں کون سے ڈاکٹر صاحبان اور عملہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا فیصل آباد میں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!جی،یہ فیصل آباد میں ہے۔انہوں نے تفصیل میں لکھ کر دیا ہوا ہے جس میں چک نمبر 407 گ ب تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد ہے۔اسی طرح میری constituency کے اندر بھی ایک شیخ کالونی جھنگ روڈ ہے جس کی تفصیل دی گئی ہے۔میڈیکل سپیشلسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، پیتھالوجسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ، آئی سپیشلسٹ اور ریڈیالوجسٹ کی خالی اسامیوں کی تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر!آپ دیکھیں کہ یہ محکمہ کی کارکردگی ہے کہ تمام کے تمام ڈاکٹر صاحبان متعلقہ ہسپتالوں میں موجود ہی نہیں ہیں۔جب متعلقہ شعبوں کے ڈاکٹر ہی نہ ہوں جن کی sanctioned سیٹیں ہیں تو پھر ہسپتال چلانے کا فائدہ کیا ہے؟ پچھلے سال بھی پبلک سروس کمیشن کو لکھا گیا تھا جب پچھلا tenure تھا لہٰذا اُس وقت سے لے کر اب تک وہاں پر ڈاکٹر تعینات نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب کم از کم یہ commitment اور ensure تو کریں کہ فیصل آباد کے سوشل سکیورٹی کے دو بڑے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی بھرتی جلد از جلد مکمل کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!کیا آپ نے اُدھر visit کئے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں نے visit کئے ہیں اسی لئے ہم نے بڑی تیزی کے ساتھ اس پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ یہ محکمے کی جو حالت بتا رہے ہیں میں اُس سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ اس حالت میں ہمیں یہ محکمہ ملا ہے۔ ہم نے یہ پروسیجر شروع کیا ہوا ہے کیونکہ اس پر تھوڑا وقت لگتا ہے لیکن میری اِن کے ساتھ یہ commitment ہے کہ فیصل آباد کے اندر ہسپتالوں میں تمام تر اسامیاں پُر ہوں گی اور اس کے علاوہ جتنی بھی ڈسپنسریاں ہیں اُن کو ہم انشاء اللہ ماڈل ڈسپنسریوں میں convert کریں گے۔ یہ بالکل بے فکر رہیں لہٰذا اس حوالے سے اِن کے تحفظات کو ہم دُور کریں گے کیونکہ یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ جو کام آپ نے خود کرنا ہے وہ پچھلی حکومت پر ڈال دیں۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ بھرتی کے دو طریقے ہوتے ہیں، ایک یہ کہ پبلک سروس کمیشن میں requisition بھیج دیتے جس کے تحت ایڈہاک تقرر کر لیتے لیکن کیا ڈیپارٹمنٹ چھ ماہ میں پبلک سروس کمیشن کو بھرتی کے لئے ایک لیٹر بھی نہیں بھیج سکا؟

جناب سپیکر! دوسرا طریقہ contractual mode کا تھا تو کنٹریکٹ پر رکھتے۔ ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں walk in interview رکھے ہوئے تھے یعنی وہاں کی کمیٹی بھرتی کر سکتی تھی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ سیٹیں create نہیں ہونی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں جانا بلکہ سیٹیں already موجود ہیں اس کے لئے یہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں requisition بھیج دیں یا ڈیپارٹمنٹ میں ہی منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب فیصلہ کر کے کنٹریکٹ پر رکھ لیں۔ مجھے اس میں سمجھ نہیں آرہی کہ ٹائم دینے میں کیا مسئلہ ہے کیونکہ اگر یہ چاہیں تو ایک ہفتے میں کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے رولز میں ہمیں اجازت نہیں لینی ہوتی لیکن ہماری کابینہ میٹنگ میں ایڈہاک بھرتی پر بھی پابندی لگی تھی اس لئے ہمیں ایک دفعہ وزیر اعلیٰ سے اجازت لینا درکار تھی۔ اب یہ تمام پروسیجر مکمل ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ رولز کو relax کر کے یہ کروائیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اتھارٹی ہے کیونکہ requisition انہوں نے بھیجنی ہے اور اس میں وزیر اعلیٰ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سیٹیں already created ہیں۔ سوال جواب کا مطلب چیزوں کو بہتر کرنا ہوتا ہے لہٰذا میری request ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر لیں اور پورے پنجاب کی جتنی بھی سیٹیں خالی ہیں اس حوالے سے آپ پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دیں اور اس کے against ایڈہاک بھرتی کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Take it as a suggestion but not the question. Good suggestion. Thank you.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ یہ کوئی commitment or time frame دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے commitment دے دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ time frame دے دیں کہ دو ماہ، چار ماہ یا چھ ماہ کے اندر پروسیجر کو مکمل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے یہی کہا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! requisition بھیجی جا چکی ہے۔ میں نے دو تین ماہ کا بتایا ہے جس میں تمام تر اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔ کیا یہ مجھ سے date لینا چاہتے ہیں تو مجھے بتا دیں؟ میں نے اِن کو time limit دیا ہے کہ دو سے تین ماہ کے اندر انشاءاللہ تعالیٰ یہ اسامیاں پوری کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے 90 days کا کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن میں ڈائریکٹر کی اسامی سے متعلقہ تفصیلات

392: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشنز میں ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں ہیں نیز کتنے افسران بطور ڈائریکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوشن میں ڈائریکٹر ز کی 35اسامیاں ہیں اور فی الوقت 35افسران بطور ڈائریکٹر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں ابھی بات اقلیتوں کے حوالے سے ہو رہی تھی تو میں جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین کا بڑا ممنون و مشکور ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ پورے حکومتی بنچز نے minorities کے issue پر اظہار یکجہتی کیا اور جناب خلیل طاہر سندھو کی بات کو انہوں نے second کیا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ عرصہ تقریباً سات آٹھ ماہ سے ہم روز کوشش کرتے ہیں کہ حکومت اپنے وزراء کی تھوڑی سی تربیت کرے کہ وہ ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کی دل آزاری ہو لیکن ایک شخص کے ہاتھوں کبھی سوسائٹی کا کوئی حصہ ٹارگٹ ہوتا ہے، کبھی صحافی

ٹارگٹ ہوتے ہیں، کبھی اقلیت ٹارگٹ ہوتے ہیں اور کبھی فنکار ٹارگٹ ہوتے ہیں تو اس[****] کو اپنے منطقی انجام تک پہنچائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: [****] کے الفاظ کارروائی سے expunge کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان کے اندر "مودی" انتہا پسند ہے تو یہ پاکستان کا "مودی" ہے۔ یہ ہمیشہ اٹھتا ہے اور لوگوں کی دل آزاریاں کرتا ہے، لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتا ہے، میڈیا کے اندر زندہ رہنے کے لئے اور ٹی وی کی سکرین کی زینت بننے کے لئے باتیں کرتا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس ملک میں ہمیشہ اقلیتوں کی، محروم طبقوں کی اور پسے ہوئے لوگوں کی نمائندگی کی ہے اور انہیں حق نمائندگی دیا ہے۔ سندھ کے اندر ہم نے جنرل سیٹوں پر اقلیتوں کو جتوایا ہے اور اسمبلی میں نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم نے سندھ کی ایک پٹی سے کرشنا کماری کو اٹھا کر سینیٹ کا ممبر بنایا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے الفاظ سے ہماری سب کی دل آزاری ہوئی ہے جس پر پاکستان پیپلز پارٹی شدید احتجاج کرتی ہے۔ اے اپنیاں بوریاں ہی کتری جاندا اے۔ اپنے آپ وی نئیں جے جتنا تے اپنے ہور وی کئیاں دا راہ لے جاناں اے۔ اہندا بندوبست کرو۔ ہاؤس دے وچ جس وقت آیا اسی اوندا محاسبہ وی کراں گے، محاصرہ وی کراں گے تے احتجاج وی کراں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اوہدے استعفے تک اے جنگ جاری رہے گی۔ اوہ کوئی اس ملک دا واحد ٹھیکیدار نئی اے جیہڑا ہر طبقے نوں کتر رہیا اے۔ ہر بوری نوں ای کتر رہیا اے۔ ساریاں بوریاں اوہدے توں محفوظ کرو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب اس کی translation بھی کر دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پنجابی ساڈی مادری زبان اے اور ماں بولی اے۔ وڈے سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ تم پنجابی میں بات کر سکتے ہو۔ میں نے اس لئے گزارش کیتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اجازت لے کر پنجابی میں بات کر سکتے ہیں ناں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، کیا فرمایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اجازت لے کر پنجابی میں بات کر سکتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تسی مینوں حکم دیتا اے کہ میرے ولوں تینوں کھلی چھٹی اے جو مرضی اے کر۔ میں اس واسطے ایہہ گستاخی کیتی اے۔ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے اکیلے خود کو کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اس پُرزور سفارش کر رہی ہے لیکن اقلیتیں جنہیں ہم کہتے ہیں تو پاکستان بنتے وقت انہوں نے اپنا پورا role ادا کیا جس کی وجہ سے آج الحمدللہ ہمارے پاکستان کے جھنڈے میں جو "سفیدی" ہے یعنی جو جھنڈے میں سفید رنگ کا حصہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے پاکستان بننے میں ہماری پوری مدد کی ہے اور تمام اقلیتوں، لیکن وہ پاکستانی ہیں تو انہیں اقلیتیں کہنا بھی مناسب نہیں ہے اور وہ پاکستانی ہیں کیونکہ انہیں پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 25 میں مکمل طور پر پاکستانی شہری قرار دیا گیا ہے اور ان کے حقوق اور basic rights تمام پاکستانیوں کے برابر ہیں۔ بہت شکریہ

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک خالد محمود بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے out of turn ایک تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ کا ایک مسئلہ بہت ضروری ہے جس کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقے میں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس ہاؤس کو in order کریں کیونکہ تحریک التوائے کار take up ہو رہی ہے۔ جب وہ circulate ہو گی تو ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ ایک مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر پر بیان کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہم نے ہاؤس کو قانون اور ضابطے کے مطابق چلانا ہے۔ معزز ممبر نے کل بھی بات کی تھی کہ ایک تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتے ہیں تو یہ submit کریں۔ جب اس کا نمبر آئے گا تو پیش ہو گی اور متعلقہ وزیر اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! زیرو آور نوٹس میں بات کر لیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے مہربانی کر کے مجھے پیش کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، end پر اس کو لے لیں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 19/35 محترمہ مومنہ وحید کی ہے یہ تحریک التوائے کار pending تھی جس کو وزیر مواصلات و تعمیرات نے respond کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ٹال ٹیکس 2011 میں باقاعدہ حکومت کی approval کے ساتھ لگا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب read out کر دیں۔

سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جناب علی اختر کا point of view یہ ہے کہ اس ٹال ٹیکس کو یہاں سے ختم کیا جائے۔ ختم کرنا شاید حکومت کے لئے مشکل ہو گا کیونکہ اس کا ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کا ٹینڈر جون 2019 تک کا ہو چکا ہے اور جون کے بعد اسے

take up کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ وہ اس کی shifting چاہتے ہیں تو جون کے بعد اس کو take up کر کے venue آوا گت کے مقام پر change کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک تحریک التوائے کار basically NHA سے متعلقہ تھی جو کہ تین دفعہ اس لئے pending ہوئی ہے کہ ہمارے mover موجود نہیں تھے اور آج بھی mover پھر موجود نہیں ہیں جبکہ وزیر موصوف موجود ہیں تو وہ جواب دیں گے اور آپ جواب کے بعد اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: It has already been moved تو منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر موصوف کے جواب کے بعد آپ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس ٹال پلازے کا ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کا جون 2019 تک کا ٹینڈر ہو چکا ہوا ہے اور جون کے بعد اگر mover چاہیں گے تو بات کر لیں۔ ہم اس کا venue change کرنے پر تیار ہیں۔ یہ ٹال پلازہ ختم نہیں کیا جا سکتا اور اس کا venue آوا گت کے مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/77 چودھری اشرف علی کی ہے۔جی، چودھری صاحب! اسے پڑھیں!

مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کے استعمال سے دودھ کی پیداوار میں کمی

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 27۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کا استعمال، دودھ کی مجموعی پیداوار میں کمی کا انکشاف، زہر آلود خوراک کھانے سے جانوروں کی پیداواری صلاحیت متاثر، دودھ اور گوشت انسانوں میں بھی مہلک بیماریوں کو جنم دینے لگا۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب میں مویشیوں کو مضر صحت کھل بنولہ کھلانے کے باعث دودھ کی مجموعی پیداوار میں کمی کا انکشاف ہوا ہے۔ خوراک کی تیاری کے لئے استعمال ہونے والے خام مال میں موجود نمی کے باعث فنگس لگنے سے aflatoxin bacteria پیدا ہو جاتا ہے جس سے خوراک کے ذریعے جانوروں کے جسم میں داخل ہو جانے سے ان کی پیداواری صلاحیت متاثر جبکہ شرح اموات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں زہر آلود خوراک کھانے والے جانوروں کا دودھ اور گوشت انسانوں میں بھی مختلف بیماریوں کو جنم دے رہا ہے۔ زرعی سائنسدانوں کے مطابق دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک کاٹن سیڈ کیک یعنی کھل بنولہ کی تیاری میں ایک مخصوص زہریلا بیکٹیریا پیدا ہو جاتا ہے جس کی قابل برداشت شرح 50 part per billion ہے جو ناقص حکمت عملی کے باعث 1900 part per billion سے زائد سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کپاس کی رات کے وقت چنائی کے باعث اس میں موجود نمی کا اخراج نہیں ہوتا جبکہ اس کے اندر موجود کپاس کا بیج جس سے کاٹن سیڈ کیک بنتا ہے اس میں نمی آ جاتی ہے اور اس نمی کی وجہ سے فنگس پیدا ہو جاتی ہے جو aflatoxin bacteria پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں کی خوراک اور ونڈا تیار کرنے والی کمپنیاں بہت بڑی مقدار میں جیلوں، ہوسٹلز و دیگر جگہوں سے باسی اور پھپھوندی لگی روٹیاں نہایت سستے داموں خرید کر جانوروں

کی خوراک اور ونڈا میں شامل کر دیتی ہیں جو کہ aflatoxin bacteria کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ایسے بیکٹیریا والے دودھ کو جتنا مرضی اُبال لیں یہ بیکٹیریا مرتا ہے اور نہ ختم ہوتا ہے جبکہ یہ بیکٹیریا کینسر جیسے موذی مرض کے تیزی سے پھیلنے کا سبب بنتا ہے لیکن متعلقہ ذمہ دار ادارے اس سنگین مسئلہ کی طرف کوئی توجہ نہ دے رہے ہیں جو کہ باعث تشویش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ میں کل تک اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 90/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بحوالہ قومی اخبارات و نیوز چینلز یہ خبر دی گئی ہے کہ استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کرنے کا کام صوبے کے ہر بڑے شہر میں جاری ہے جو کہ خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہیں۔ اخباری رپورٹس کے مطابق ڈائریکٹر جنرل فوڈ اتھارٹی کی سربراہی میں ناقص خالی بوتلیں تیار کرنے والی فیکٹریوں کو سیل اور 10 لاکھ 440 کلو پلاسٹک دانہ 25 ہزار تیار بوتلیں اور 1600 کلو ٹوٹی بوتلیں برآمد کی گئیں لیکن اس کے باوجود یہ غیر قانونی کام جاری ہے۔ پلاسٹک کو بار بار ری سائیکل کر کے خوراک کی پیکنگ کے لئے استعمال کرنا انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور غیر معیاری پلاسٹک سے مضر صحت اجزاء خوراک میں شامل ہو کر موذی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ عوام الناس اور سول سوسائٹی کے ارکان کا مطالبہ ہے کہ پنجاب بھر میں استعمال شدہ گندی، کیمیکل

بوتلوں کے کاروبار اور استعمال کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اُنہیں قرار واقعی سزا دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری موجود نہیں ہیں؟ ابھی کچھ دیر پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر نہیں ہیں اگر حکم دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں میرے پاس اس کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! جواب متعلقہ وزیر ہی دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر صاحب ابھی کچھ دیر پہلے یہاں ایوان میں تشریف فرما تھے شاید نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: They should be present آپ اُن کو بلوا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اُنہیں بلوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب ابھی آرہے ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میری آپ سے ایک request ہے کہ سپیریئر یونیورسٹی نے کل فی سمسٹر فیس 66 ہزار روپے سے بڑھا کر 86 ہزار روپے کر دی ہے۔ اب آپ بتائیں جو غریب بچہ 900 سے زیادہ marks نہیں لے سکتا اُس کو گورنمنٹ کالجز، یونیورسٹیز میں داخلہ نہیں ملتا تو اگر وہ

اس یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں اورstreet lightsمیں پڑھنے والے بچے کیا کریں گے؟ خود میرےmaidکا بچہ ہے جو اُس یونیورسٹی میں داخل ہے اُس کی فیس میں40 ہزار روپے دیتی ہوں اور میرےbehalfپر کچھ helpہو جاتی ہے لیکن اب بتائیں وہstreet lightsمیں پڑھنے والا بچہ ہے وہ86 ہزار روپے کہاں سے دے؟ آپ سےrequestہے کہ اُنہیں کہیں کہ وہ اپنی فیس کو60 ہزار روپے تک رکھیں86 ہزار روپے تک مت کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں اگر وہ ہوتے تو پھرrespondکر دیتے ہیں۔ اُن کیrequestآئی ہوئی ہے وہ جب ہاؤس میں آئیں گے تو اس کا جواب ہم اُن سے لے لیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کرتے ہیں۔ اب ہم پہلے مورخہ 26۔ فروری2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں پہلی زیر التواء قرارداد جناب علی اختر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے اس پر عرض کی ہے کہ جون تک ٹھیکہ ہوا ہے جون کے بعد اگرmoverکہیں گے تو ہم اس کاvenue changeکر دیں گے۔ اس قرارداد کوdispose ofکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الہیٰ کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسری زیر التواء قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! یہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اس میں جو پچھلے دور کے انرجی کے پراجیکٹس ہوئے ہیں۔ اُس میں 25 سے 30 سال کے لئے گورنمنٹ نے جو معاہدے کئے تھے اُس پر capacity building کی binding تھی یہ ہم انرجی لیں یا نہ لیں 4 روپے یونٹ ہمیں دینے پڑیں گے اسی مد میں 2016 میں 280 بلین کی payments ہوئیں ہیں اور 2019 میں 665 بلین کی payments ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو capacity building کے پیسے ہیں وہ گورنمنٹ کو دینے پڑ رہے ہیں تو اگر circular debt بھی 13 ٹریلین کے قریب ہو 1.2 ٹریلین کی جو figures آرہی ہے تو capacity building payments بھی آپ کو کرنی ہوں تو پھر اداروں کو یا تو بند کر دینا چاہئے یا پھر اس کو manage کرنا پڑے گا اس کا impact ہے اداروں کو چلانے کے لئے یہ گورنمنٹ اس کو manage کر رہی ہے اور میں بتاتا چلوں کہ 2013 میں مسلم لیگ (ن) کی جب حکومت آئی تھی تو circular debt سارا ختم کر دیا گیا تھا 480 بلین روپے کی payments یک

جنبش pay کر دی گئی تھی اور اب جب 2018 میں ہماری حکومت آئی ہے تو 13 ٹریلین کے قریب debt circular ہمیں وراثت میں ملا ہے اور جو پراجیکٹس تھے اس کی payment بھی ہمارے ذمے آئی ہوئی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ اس کو manage کر رہی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ قوم پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ یہ قانونی مجبوریاں ہیں گورنمنٹ کی مجبوری نہیں ہے اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب کی request آئی ہوئی ہے He is not present لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا مؤقف پیش کرنا ہے وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ! موجود نہیں ہیں۔ وزیر قانون! منسٹر ہیلتھ صاحبہ تشریف لائی ہیں اور نہ ہی ان کی application آئی ہے This is not fair with the House پچھلی دفعہ بھی یہی ہوا تھا کہ منسٹرز نہیں آئے تھے اور آج بھی نہیں آئے۔ جو منسٹرز نہیں آئے انہوں نے اپنی اپنی applications بھیج دی ہیں اور اُس دن بھی یہی بات ہوئی تھی کہ جو نہیں آئیں گے وہ application بھیجیں گے۔ اب اس پر پھر ہم کیا کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں تو معذرت ہی کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اُن کو کتنے chance دے سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے کل بھی یہی کہا تھا کہ ہمیں responsibility کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت ہی immaturity کا مظاہرہ کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں اگر کوئی اس ہاؤس کو serious نہیں لے رہا ہے تو پھر ان کو منسٹر رہنے کا right نہیں ہے کیونکہ This House is very Supreme (نعرہ ہائے تحسین)

پانچویں زیر التواء قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کی written request آچکی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چھٹی زیر التواء قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا تھا لیکن ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتے صرف منسٹر صاحب ہی جواب دے سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹریز کو ابھی کوئی portfolio ملا ہی نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جو منسٹر صاحبان نہیں آتے ان کی تنخواہیں ان میں تقسیم کر دی جائیں جن کے سوالات اور قراردادیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں تھوڑا حصہ سپیکر کا بھی ہونا چاہئے۔

ساتویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صاحب نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کی consent لے لیں۔ یہ عوامی مفاد کا مسئلہ ہے اگر یہ ہاؤس favour دیتا ہے تو منظور فرمالیں اگر نہیں دیتا تو پھر اللہ حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے respond کرنا ہے اگر وہ respond کریں گی تو پھر ہم ہاؤس سے consent لیں گے۔ ان کو آخری chance دے دیا ہے اس کے بعد پھر ان کی تنخواہیں بند ہو جائیں گی۔

آٹھویں زیر التواء قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے۔ یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر منسٹر صاحب کا مؤقف آنا ہے لیکن منسٹر صاحب! موجود نہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

نویں زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

دسویں زیر التواء قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر حکومتی مؤقف پیش کریں۔ یہ کس سے متعلقہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے اگر اجازت ہو تو میں گزارش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ جواب دے دیں۔

پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے
آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل پلاسٹک کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ basically environment سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلے میں آج سے دو دن پہلے بھی ایک معاملہ زیر بحث آیا تھا اور جناب سپیکر نے اس پر already ایک کمیٹی قائم کر

دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کا اگلے ایک دو دن میں اجلاس ہو گا تو اِس قرارداد کو بھی اس کے ساتھ take up کر کے کوشش کریں گے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی favour کر رہے ہیں یا اس کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس قرار داد کو oppose کر رہا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کی اس پر already ایک پالیسی آنے والی ہے اور کمیٹی میں اس کو take up کرنا ہے اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of فرما دیں اور اس قرارداد کو ہم اس کمیٹی میں take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: گیارہویں زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے

جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جاسکا۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے
مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس
کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے
جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جاسکا۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے
مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں لاہور کے آٹھ شہروں کا لکھا ہے اس میں تبدیلی کر کے پنجاب کے سارے شہروں کا لکھ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس میں amend کر کے پنجاب کے تمام شہروں کا لکھ دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ منسٹر صاحبہ! موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

بارہویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ یہ ایگریکلچر اور انڈسٹریز کے متعلق ہے۔ ابھی میاں محمد اسلم اقبال تھوڑی دیر پہلے یہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ ابھی باہر گئے ہیں۔ ان کو دیکھ لیا جائے۔ اس کو for the time being pending کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب آتے ہیں تو وہ اس پر respond کریں گے۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ فرح آغا کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈ کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈ کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! پاکستان ہاکی فیڈریشن کی رجسٹریشن پاکستان سپورٹس بورڈ، پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن اور انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کے ساتھ جو پاکستان ہاکی فیڈریشن کے انٹرنیشنل tours ہوتے ہیں ان میں بھی پاکستان سپورٹس بورڈ ان کو فنڈز مہیا کرتا ہے اور جب بھی ان کو انٹرنیشنل میچز یا نیشنل چیمپئن شپ کے لئے ضرورت پڑے تو پاکستان سپورٹس بورڈ اور پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن ان کی مدد کرتا رہا ہے۔ باقی جو نیشنل اور انٹرنیشنل میچز کی live broadcasting کی بات ہے تو اس کے لئے منسٹری آف انفارمیشن کے ساتھ بات کر کے کوئی لائحہ عمل طے کیا جا سکتا ہے اور جہاں تک ہمارے purview میں آتا

ہے جب بھی پاکستان ہاکی فیڈریشن یا پاکستان ہاکی ایسوسی ایشن نے کوئی بھی مطالبہ کیا ہے تو پنجاب سپورٹس بورڈ وقتاً فوقتاً ان کی ہر قسم کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کو oppose کریں گے یا اس کی favour کریں گے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد فیڈرل purview میں آتی ہے اور ہم اسے oppose کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے، جس طرح منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے اور انہوں نے بھی اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس قرارداد کو pending کروا لیتے ہیں اور وفاقی حکومت سے ٹیلیویژن سے direct نشر کرنے کے لئے رابطہ کریں گے اور وفاقی حکومت سے فنڈز کا بھی مطالبہ کریں گے لہٰذا اس قرارداد کو فی الحال pending کر لیا جائے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہم تو already کر رہے ہیں جس طرح جناب محمد بشارت راجا کہہ رہے ہیں تو اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کے داخلی دروازے پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا

ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب
سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی
برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا
ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب
سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے کلمہ طیبہ کے بجائے کلام طیبہ پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ بہت زیادہ vigilant ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے صحیح پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تھوڑا سا ذرا extra smart ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! ذرا تھوڑا سا ان کو سمجھائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بنیادی طور پر تو یہ قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلقہ ہے۔ آپ Custodian of the House جو فیصلہ مناسب سمجھیں اس پر فرمائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت ایک مسلمان کوئی شخص بھی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ So we don't oppose it.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی
برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا
ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب
سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس قرارداد کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میری گزارش تھی کہ نماز کی اذان تو ہوتی ہی ہے اگر پندرہ منٹ وقفہ نماز بھی کیا کریں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ وقفہ نماز ہونا چاہیئے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاءاللہ آئندہ نماز کا وقفہ پندرہ منٹ کریں گے۔ چوتھی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے ان کو بھی کوریج فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپینوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ مزید اس میں یہ ہے کہ یہ کمپنیز پرائیویٹ کمپنیز ہیں اور گورنمنٹ regulated نہیں ہیں تو ان پرائیویٹ کمپنیز کو گورنمنٹ پابند نہیں کر سکتی اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اگر اس قرارداد کو favour میں کر کے وفاقی حکومت کو بھیج دیں تو وہ اسے دیکھ لے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وفاقی حکومت بھی پابند نہیں کر سکتی کیونکہ وہ independent companies ہیں اور وہ انہیں نہیں بھیجیں گے لیکن وہ یوفون تک تو محدود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! یوفون کی حد تک تو ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے تو صرف اس لئے اسے oppose کیا تھا کہ یہ وفاقی حکومت سے بھی متعلقہ نہیں ہے کیونکہ وہ کمپنیز پرائیویٹ کمپنیز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسے oppose کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اسے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال کے بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گڑھے کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

چونکہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ایوان کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد pending کر دی گئی ہے تاکہ متعلقہ منسٹر کا اس پر response آ جائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں اس میں ایک تجویز add کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حناپرویز بٹ: جناب سپیکر! سینیٹ اسلام آباد میں

A couple of days back, the Compulsory Vaccination and Protection of Health Workers Bill 2019 was re-introduced

جس میں انہوں نے یہ essential کر دیا ہے کہ نادرا اور یونین کونسلز

Will only issue birth certificates on the provision of child vacation details. I think Punjab also should work together and bring such a bill.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم نے یہ قرارداد pending کر دی ہے جب ہیلتھ منسٹر صاحبہ آئیں گی تو وہ اس پر respond دیں گی لیکن this is very important اب ہم زیرو آر شروع کرتے ہیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے متعلقہ محکمے کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ جب ہم موٹروے سے اتر کر بابو صابو انٹر چینج سے بند روڈ پر آتے ہیں تو گلشن راوی کے موڑ سے ذرا پہلے سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے وہاں سے تین سے چار فٹ گہرے گڑھے پڑ چکے ہیں جن کے اوپر ڈرینج کا پانی ہر وقت کھڑا رہتا ہے چونکہ میرا روزانہ وہاں سے گزر ہوتا ہے، وہاں پر ہر موٹر وہیکل کے پچیس سے تیس منٹ ضائع ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی وقت کسی بڑے حادثے کا باعث بن سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایوان کے توسط سے متعلقہ سوئے ہوئے محکمے کو فرما دیا جائے کہ یہ بیس سے تیس گز کا ایک ٹکڑا ہے اسے ٹھیک کر دیا جائے چونکہ اس کی وجہ سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں موٹر وہیکلز کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور حادثات کا بھی سبب بن سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو ہم اسے properly take care کر لیں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ ہمارے ممبران کو پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح معزز ممبر نے سڑک کے کھڈوں کا ذکر کیا ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر میں نہیں آتا بلکہ یہ قرارداد یا تحریک التوائے کار میں آتا ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان میں پوائنٹ آف آرڈر سب سے زیادہ abused چیز ہے جس کے نام پر ہم کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر کہتے ہیں لیکن وہ گفتگو ایوان کے رولز کے مطابق نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! محترمہ نے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے کافی الٹ پلٹ بات کر دی ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر ہر معزز ممبر کا حق ہے لہٰذا محترمہ نے نامناسب بات کی ہے۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/78 سیدہ زہرہ نقوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/79 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر لاہور میں موجود انڈر پاسز مختلف شخصیات کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ منیر نیازی صاحب ہمارے ملک کے بہت بڑے شاعر ہیں، میری گزارش ہے کہ کسی ایک انڈر پاس کو اس عظیم شاعر کے نام سے منسوب کیا جائے۔

رانا محمد اقبال خان: معزز ممبر کی بات کی سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

صوبہ کی اپیکس کمیٹی کو فعال کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پاکستان کے تینوں صوبوں میں اپیکس کمیٹی فعال ہے اور صوبہ پنجاب میں اس کمیٹی کا آخری اجلاس فروری 2017 میں ہوا تھا جس کی وجہ سے CTD کے آپریشنز پر چیک نہیں ہے۔ پنجاب میں اپیکس کمیٹی کو فعال کرنے کے حوالے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہمارے سامنے ساہیوال والا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کے واقعات ہوں ان پر obviously بہت ضروری ہے کہ ہماری CTD کے عملے کے حوالے سے میں نے جس کمیٹی کی بات کی ہے اسے پچھلے کچھ عرصے سے فعال نہیں کیا گیا جس وجہ سے ہمیں یہ مسائل درپیش ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کی گہرائی میں زیادہ نہیں جانا چاہوں گی بلکہ وزیر قانون اور باقی ایوان سے صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کمیٹی کو فعال کریں اور اگر یہ فعال ہو چکی ہوئی ہے تو اس سے ہمیں آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا ہی مقصد ہے اس سے زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ محترمہ نے جس مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے وہ ایپکس کمیٹی کو فعال کرنے کی ہے۔ اس حد تک تو بات درست ہے کہ ایپکس کمیٹی کو فعال ہونا چاہئے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ 2017 میں اس کا آخری اجلاس ہوا تھا۔ ان کی معلومات کے مطابق یہ درست ہو گا کہ 2017 میں ہی اس کا آخری اجلاس ہوا ہو گا۔ انشاء اللہ اسے فعال بنانے کے لئے گورنمنٹ اقدامات کرے گی لیکن میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسے جو آگے CTD سے link up کیا گیا ہے کہ فلاں واقعات نہ ہوتے، گورنمنٹ کی کارکردگی یا ان واقعات سے ایپکس کمیٹی کا تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اپنا domain ہے اور اس domain میں رہتے ہوئے یہ کمیٹی فعال ہونی چاہئے اور گورنمنٹ اسے فعال کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The session is adjourned to meet on Wednesday, the 6th March 2019 at 11.00 am.